



سوال

(12) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ مبارک

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا کسی حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ تھا؟ (عدنان الطاف، اسلام آباد)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جی ہاں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ کا ثبوت کئی احادیث صحیحہ میں ہے اور اس کے خلاف کچھ بھی ثابت نہیں ہے:

طبقات ابن سعد (127، 8/126، واللفظ لہ)

اور مسند احمد (261، 132، 6/131) میں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی شرط پر شمسہ رحمہم اللہ سے روایت ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

"فبینا آنا یوماً منصف النہار إذا بنا بظن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، مقبلاً"

"دوپہر کا وقت تھا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ آ رہا ہے۔"

شمسہ کو امام ابن معین نے ثقہ کہا ہے۔ (تاریخ عثمان بن سعید الدارمی: 418) اور ان سے شعبہ نے بھی روایت کی ہے اور شعبہ (حق الامکان) لمپنے نزدیک عام طور پر صرف ثقہ سے روایت کرتے تھے۔

"لما ہوا الغلب" (دیکھئے تہذیب التہذیب 4، 5)

لہذا یہ سنت صحیح ہے اسی طرح کی ایک طویل روایت سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی مروی ہے۔ جس کا ایک حصہ کچھ یوں ہے:

"فلما کان شہر ریح الأول دخل علیہا فرأت ظلہ" "لخ"

جب ریح الاول کا مینہ آیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کے پاس تشریف لائے، انھوں نے آپ کا سایہ دیکھا۔۔۔۔۔ لخ (مسند احمد 6/338)



اس کی سند صحیح ہے اور جو اسے ضعیف کہتا ہے وہ خطا پر ہے کیونکہ شیعہ کا ثقہ ہونا ثابت ہو چکا ہے۔

صحیح ابن خذیمہ (2/51 ج 892) میں بھی صحیح سند کے ساتھ سیدنا یونس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"حتی رأیت ظلی و ظلمکم۔۔۔۔۔ الخ"

"یہاں تک کہ میں نے اپنا اور تمہارا سایہ دیکھا۔۔۔۔۔ الخ"

اسے حاکم اور ذہبی دونوں نے صحیح کہا ہے۔ (المستدرک للحاکم 4/456)

کسی صحیح یا حسن روایت سے قطعاً یہ ثابت نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہیں تھا۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے خصائص کبریٰ میں جو روایت نقل کی ہے وہ اصول حدیث کی رو سے باطل ہے۔

(ہفت روزہ الاعتصام لاہور، 27/جون 1997ء) (الحديث: 40)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد 1 - کتاب العقائد - صفحہ 81

محدث فتویٰ